بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

الحمد للذی ھدانا للایمان واٰتانا القراٰن و الفرقان

و الصلوٰۃ و السلام الاتمان الاکملان

علیٰ من اعطانا العلم بربنا فصح لنا الایمان

وعلیٰ الہ وصحبہ وتابعیھم باحسان

ناموسِ رسالت کے خلاف پندرھویں صدی ہجری کا جدید فتنۂ قبیحہ' جوشہرِ کراچی سے اُٹھااور پاک وہند کے چند مخصوص مولوی اور مفتی اِس فتنۂ قبیحہ کے حامی ومددگار بن کراوراندرونِ خانہ ایک جدید فرقہ ترتیب دے کردیدہ دلیری کے ساتھ اُنہوں نے معاذاللہ' شانِ رسالت میں توہین وتحقیراورگالیاں دینے کاایک بدترین وناپاک سلسلہ شروع کردیا۔حضوراکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان عظمت نشان میں ذکرشریف کیلئے ایک نئی راہ نکالی؛ اِس گستاخ فرقہ نےفتویٰ جاری کیا کہ ایسے ذومعنی الفاظ جوکہ گالی کیلئے رائج ہیں' شانِ رسالت میں اُن کااستعمال ''بےکراہت جائز'' ہے۔العیاذ باللہ تعالٰی

اِس ناپاک مقصدکوپوراکرنے کیلئے یہ لوگ اپنے مولویوں اورمفتیوں کے نام توبڑے بڑے عظیم ومعظم القابات سے سجاکررعب جماتے ہیں جبکہ حضوراکرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شانِ ارفع واعلیٰ کے خلاف توہین وگستاخی سے بدترایسے الفاظ کاانتخاب کرتے ہیں'جن کوبقلم خود'گالی' کیلئے رائج مانتے ہیں' شانِ رسالت میں ''گالی'' دینے کو''بےکراہت جائز'' بتاکراِس ناپاک مہم کی ابتداء ''سسرودااماد' جیسے ذومعنی عامیانہ الفاظ سے کی گئی......ولہٰذا' اِس گستاخ فرقہ کے وزیرکبیرنے اپنے ناپاک دُشنامی فتویٰ میں ''سسرودااماد'' جیسے عامیانہ وذومعنی الفاظِ قبیحہ کا شانِ رسالت میں استعمال کرنا'' بےکراہت جائز'' لکھا؛......اورساتھ ہی تصریح کردی کہ :

''ہاں!اہانت ودُشنام کیلئے بھی ان کااستعمال رائج ہے''(دُشنامی فتویٰ)

اِس شرم ناک فتویٰ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ یہ گستاخ فرقہ خودبھی اچھی طرح جانتاہے کہ مذکورہ الفاظ میں ایک پہلوگستاخی کاضرور موجودہے......بلکہ'گالی' کیلئے اِس کااستعمال'رائج' ہے..........مگراِس کے باوجود''گالی کیلئے رائج الفاظ'' کا شانِ رسالت میں استعمال ''بےکراہت جائز'' بتاناضروراِس بات کی صریح دلیل ہے کہ یہ گستاخ فرقہ قصداًصراحۃً گالی ہی دیتا......اوراسے بےکراہت جائزبتاکر مسلمانوں کوگمراہ کرناچاہتاہے۔

والعیاذباللہ تعالٰی

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ عنہ اور علمائے امت کا اجماع

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولادت 476 ہجری‘ متوفی 544 ہجری) نے کتاب ’’الشفاء ‘‘میں تحریر فرمایا کہ فقہائے اُندلس نے ایک شخص ابن حاتم طلیطلی کے قتل کرنے اور سولی (پھانسی) دینے کا متفقہ فتویٰ دیا...... کیونکہ اس نے شان رسالت میں ایک گستاخی یہ بھی کی کہ لفظ ’ختن حیدر‘ یعنی معاذ اللہ حضرت علی کا ’خسر ‘ کہہ کر خطاب کیا...... بما شهد عليه به من استخفافه بحق النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ......یعنی اس کے اوپر گواہی گزری کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں استخفاف (توہین و اہانت) کیا......اور امام حنفی المذہب علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری (1014 ہجری) اسی کتاب الشفاء کی شرح میں اس عبارت کے تحت فرماتے ہیں کہ: يكفي امر واحد منها في تكفيره و قتله......یعنی اس شخص کی تکفیر (فتویٰ کفر) اور قتل کیلئے یہ ایک امر بھی کافی ہے۔

یہ فتویٰ فقہائے اندلس کا ’’متفقہ فتویٰ‘‘ ہے...... یہ فتویٰ امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ’’مصدقہ فتویٰ‘‘ ہے...... قریباً ہر صدی کے لائق صد احترام جید علمائے کرام نے ’کتاب الشفاء‘ کی شرح اور تعلیقات ‘وغیرہ تحریر فرمائیں‘ یہ فتویٰ ان سب کا مقبول اور متفقہ فتویٰ ہے......تمام شارحین شفاء اور قارئین علماء‘ جن کی تعداد و شمار عقل سے وراء‘ کسی نے اس فتویٰ سے اختلاف نہ فرمایا‘ قریباً ہزار سال کے بے شمار علمائے کرام کا یہ مقبول و مسلمہ اور متفقہ فتویٰ ہے...... مجدد دین وملت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب الشفاء شریف اور شروح شفاء پر اپنے حواشی تحریر فرمائے...... یہ فتویٰ امام اہل سنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منقولہ اور متفقہ فتویٰ ہے‘ جسے انہوں نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم میں نقل فرمایا......(امام اہل سنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یعنی اجماع میں جیسا کہ شفاء میں ہے یعنی کتاب ایسی تالیف کی‘ جس میں ان مسائل کو جمع کیا‘ جن پر مسلمانوں کا اجماع ہوگیا)......کسی نے اس کے خلاف کلام نہ فرمایا‘ بلکہ مقرر و مسلّم رکھا...... اِس فتویٰ پر جمہور سواد اعظم کا اجماع ہے۔

تعارف کتاب الشفاء

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارکہ ۴۷۶ھ ہجری میں ہوئی؛ آپ کی تصانیف شریفہ بیش بہا خزانہ ہیں؛ سب سے زیادہ مقبولیت تمام تصانیف مبارکہ میں کتاب ’’الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم‘‘ کو حاصل ہوئی۔ محققین محدثین نے اس سے استناد کیا اور مابعد کے علماء وفقہاء نے اسے ماخذ کی حیثیت دی۔

علاوہ ازیں امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک چھٹی صدی ہجری کے بعد قریباً ہر ہر صدی میں متعدد جید علماء و فقہاء نے ’’کتاب الشفاء شریف‘‘ کی شرح‘ حاشیہ‘ تعلیقات و تخریج پر اپنی اپنی تصانیف و تالیفات تحریر فرما کر اپنا نام کتاب الشفاء کے

خادمین میں درج کر کے کرنسبت محبت کی سند حاصل کی ہے۔علمائے دین متین وفقہائے کاملین اس سے سرور پاتے اور سندیں لاتے...... جنکی گنتی اور شمار میں عقل انسانی قاصر ہے۔اگر کتاب الشفاء کی شرح وتعلیقات وغیرہم کی تحقیقی فہرست کاملہ تیار کی جائے تو ایک علیحدہ رسالہ تیار ہو‘ جس کی یہاں اِس مختصر میں گنجائش نہیں۔فقیر حقیر کا ارادہ ہے کہ بالعموم کتاب الشفاء اور بالخصوص عبارت مذکورہ کتاب الشفاء متعلق ابن حاتم طلیطلی پر ایک تحقیقی رسالہ ترتیب دیکر حاضر خدمت کروں‘ اللہ واحد قہار سے توفیق کی دعاء ہے‘ آمین۔

علامہ امام محی الدین بن شرف النووی شرح صحیح مسلم میں جگہ جگہ ان کا حوالہ دیتے ہیں؛ امام بدرالدین عینی‘ عمدۃ القاری میں اور حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی‘ فتح الباری میں جا بجا ان سے فوائد ونکات احادیث میں خوشہ چینی کرتے نظر آتے ہیں۔شارحین حدیث جہاں ’’قال القاضی ‘‘فرماتے ہیں‘ وہاں امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد ہوتے ہیں۔

اور امام اہلسنت نے بھی مسئلہ مذکورہ پر عبارت شفاء متعلق ابن حاتم پر اس کی ایک مختصر اجمالی تمثیل پیش فرمائی کہ ’’فی السیف المسلول للتقی السبکی عن الشفاء واقرہ ان فقھاء الاندلس افتوا باراقۃ دم۔‘‘یعنی امام قاضی عیاض (م 544ھ) سے امام تقی سبکی (م 756ھ) نے اسے نقل فرما کر سند وماخذ تسلیم فرمایا‘ پھر امام تقی سبکی سے امام ابن حجر مکی (م 973ھ) نے اسے نقل فرمایا اور سند در سند ماخذ بنایا‘ یہاں تک کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م 1340ھ) نے اسے اِن اکابر سے نقل فرما کر ماخذ بنایا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین؛

گویا نوسو سال سے زیادہ عرصہ گزرا‘ سسر وداماد کے الفاظ کو سب نے معیوب سمجھا اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے یہ لفظ استعمال کرنا توہین اور گستاخی ٹھہرایا‘ جس کی پاداش میں تکفیر اور قتل کا فتویٰ جاری فرمایا۔اور اسی عبارت ’’شفا شریف‘‘ پر اعتماد فرمایا اور علمائے دین متین میں سے کسی نے اس حکم پر کوئی کلام نہ فرمایا اور نہ اس میں کوئی شک کیا۔

اس وقت سے اب تک کے جن علماء نے اعتماد فرمایا‘ ان کا شمار کرنا ناممکن ہے‘ مجملاً یوں کہہ لیجئے کہ لاکھوں فقہاء محدثین اور امام المسلمین اور علماء معتمدین‘ اس حکم فتویٰ سے متفق اور ہمنوا نظر آتے ہیں‘ کوئی اختلاف نہیں کرتا؛ اِس فتویٰ پر جمہور سواد اعظم کا اجماع ہے۔

سواد اعظم اور اجماع اُمت

مجدد دین وملت حضور تاجدار رضویت خلیفہ مفتی اعظم ہند‘ مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے براہین قاطعہ میں خاص اپنے مؤقف کے ثبوت میں ہزار سالہ نصوصِ قاطعہ پیش فرمائے......جن میں بالخصوص نصوص میں فقہاء اُندلس؛ ......حضرت امام اجل قاضی عیاض (م 544ھ)؛......حضرت علامہ علی قاری مکی (م 1014ھ)؛ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی (م 1340ھ)؛ شہزادۂ اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند (م 1402ھ)؛............خلیفۂ اعلیٰحضرت صدر الشریعہ (م 1368ھ)؛............

خلیل العلماء مفتی خلیل خاں برکاتی (م1405ھ)؛رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین؛ جبکہ بالعموم نصوص میں متعدد علمائے کرام وفقہائے عظام کے کلام سے استدلال فرمایا' جن کے اعداد وشمار کی یہاں اِس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں۔

ذومعنی الفاظ اوران کاشرعی حُکم

خاص ''ذومعنی الفاظ'' کے شرعی حُکم پر قرآن مجید کی نصِ قطعی......اور تفاسیر ولغات......'خودتراب الحق' اور......پروفیسر منیب الرحمٰن' علاوہ ازیں ڈاکٹر طاہر القادری (بسلسلہ شریعت پٹیشن '295-C')......علامہ سعید احمد کاظمی'......بلکہ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند حُسین احمد ٹانڈوی' رشید احمد گنگوہی' سے بھی اثبات فرمایا۔

مزید براں' ذومعنی الفاظ اور قصد ونیت کے شرعی حکم میں امام اجل قاضی عیاض صاحب شفاء'......علامہ شہاب الدین خفاجی صاحب شرح شفاء'......اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی' وغیرہم؛ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین؛ کے کلام سے حجت قاہرہ قائم فرمائی۔

خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی رضی اللہ عنہ اور علمائے امت کا اجماع

خلیل ملت والدّین حضرت علامہ مولینا مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تین مختلف تصانیف میں مسئلہ داماد وسسر پر حکم شریعہ بیان فرمایا......یعنی' ہمارا اسلام' صفحہ 188 میں......'عقائد الاسلام' صفحہ 280 میں اور......'موت کا سفر' صفحہ 58 میں تحریر فرمایا کہ :

> ''شیخین کو حضور کا خسر اور ختنین کو حضور کا داماد کہنا' سخت ممنوع' اور خلافِ تعظیم ہے کہ یہ دونوں الفاظ (خسر وداماد) اُردو محاورہ میں سبّ وشتم (گالی گلوچ) کے موقع پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں' اِس کا لحاظ بہت ضروری ہے' بلکہ بعض علماء کرام نے اسے کفر میں شمار فرمایا۔''

توضیح کلام :خلیل العلماء کے زمانہ حیات میں اِس فتنہ نے سَر نہ اُٹھایا تھا کہ اُنہوں نے اپنی تین مختلف تصانیفِ مبارکہ میں اِس امر اہم کی تاکید شدید میں سعی فرمائی......خلیل العلماء نے یہاں اِس مسئلہ پر حُکم شرع کے بیان میں پانچ نکات بیان فرمائے......کہ اُن میں

سے ہر آئندہ امر گذشتہ سے سخت واشد ہے.....فرمایا کہ اِن الفاظ کا استعمال کرنا ''سخت ممنوع'' ہے یعنی ہرگز ''بے کراہت جائز'' نہیں.....فرمایا کہ ''خلافِ تعظیم'' ہے کہ اِس سے بڑی اور کون سی کراہت چاہیئے.....فرمایا کہ ''گالی گلوچ'' کیلئے بھی اِس کا استعمال کیا جاتا ہے' یہ گستاخ فرقہ بھی اِس امر سے اتفاق کرتا ہے اور اعلانیہ کہتا ہے کہ: ''ہاں ! اہانت ودُشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے''.....فرمایا کہ اس کا لحاظ بہت ضروری ہے' مگر بے اَدب و بے لحاظ فرقہ کے دھرم میں اسے نہ صرف جائز بلکہ بے کراہت جائز بتا کر گالی دینا اور دِلوانا 'ضروری' ہے.....فرمایا کہ بعض 'علماء کرام' نے اسے کفر میں شمار فرمایا' یعنی جنھوں نے اس مسئلہ کو تفصیل دی اور تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور شرعی فیصلہ سُنایا' اُنہوں نے اسے کفر میں شمار فرمایا.....کہ کسی بے کراہت جائز کو کفر میں شمار فرمانا علمائے کرام تو علمائے کرام' کسی مسلمان کا بھی کام نہیں..........آج تک کسی عالم دین نے اسے بے کراہت تو بڑی بات' جائز تک نہ بتایا۔

یہی وجہ ہے کہ بڑی مجبوری و بے بسی اور لاچاری میں اِس جدید فرقہ کا مفتی دلیل طلب کرنے پر خود اپنا ہی فتویٰ پیش کر کے کہتا ہے کہ یہی گستاخی ہے' یہی دلیل ہے..........!!!

خلیل العلماء نے کتاب ''عقائد الاسلام'' میں فرمایا کہ :

''کہ یہ دونوں الفاظ (خسر و داماد) اُردو محاورہ میں سبّ وشتم (گالی گلوچ) کے موقع پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔''

نیز اپنی آخری کتاب ''موت کا سفر'' میں فرماتے ہیں کہ :

''اُردو محاورہ میں یہ الفاظ (سسر و داماد) گالی بطور بھی استعمال میں آتے ہیں۔''

جبکہ خود اِس گستاخ فرقہ کے 'وزیر کبیر' المعروف محدث کبیر ضیاء مبارکپوری کو بھی اِس امر کا اعتراف ہے' اپنے دُشنامی فتویٰ میں اعلانیہ لکھتا ہے کہ :

''ہاں ! اہانت ودُشنام کیلئے بھی اِن کا استعمال رائج ہے۔''

مجددِ دین وملّت حضور تاجدارِ رضویت خلیفہ مفتی اعظم ہند' مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس مقام پر خوب معرکۃ الآراء تبصرہ فرمایا' فرماتے ہیں کہ :

''اللہ علیم وقدیر نے اِس گستاخ موذی کے قلم سے ہی اِس راز کو فاش کرا دیا کہ سینہ کا کینہ اور دِل کا روگ کُھل کر سامنے آ گیا اور اِس موذی نے بذاتِ خود اقرار کر لیا کہ الفاظ داماد و خسر اہانت ودُشنام کیلئے بھی رائج ہیں.....اللہ قادر وقیوم کی حکمتِ بالغہ ہے کہ موذی کے قلم سے ہی اقرار کرا دیا اور ہر قسم کی تحقیق وتفتیش کی قباحت سے بچا لیا.....مسلمانو! اِن مولویوں اور مفتیوں کا اِن الفاظ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بے کراہت جائز کہنا ہی اسلام دُشمنی پر دلیلِ قاطع اور برہانِ ساطع ہے' اِن کا یہ قول دِین وایمان کی توہین کرنا اور اسلام جو دین حق ہے' اِس راہ سے فرار اختیار کرنا ہے؛ العیاذ باللہ تعالیٰ۔'' ملخصاً

خلیل العلماء کی تصانیفِ ثلثہ سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ :

''**سسر وداماد** '' جیسے عامیانہ الفاظ کی شرعاً ممانعت پر تمام کے تمام **کُل علمائے کرام کا اجماع** ہے

اور جنہوں نے اس مسئلہ کو تفصیل دی اور تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور شرعی فیصلہ سُنایا' اُنہوں نے اسے کفر میں شمار فرمایا......کہ کسی بے کراہت جائز کو کفر میں شمار فرمانا علمائے کرام تو علمائے کرام' کسی مسلمان کا بھی کام نہیں......کسی عالم دین نے اسے بے کراہت تو بڑی بات' جائز تک نہ بتایا؛ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین......بعونہٖ تعالیٰ' ہمارا **چیلنج** ہے کہ پاک و ہند کے یہ تمام کے تمام مفتی کے مفتی جمع ہو جائیں اور تمام صغیر و کبیر سب اکٹھے ہو کر بھی اکابر علمائے کرام سے کسی ایک ہی کا صاف و صریح قول دکھائیں کہ جس میں ان مذکورہ الفاظ ''سسر و داماد'' کا شانِ رسالت میں استعمال بے کراہت ہونا تو دُور فقط ''جائز'' ہی بتایا گیا ہو' اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ دِکھاسکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو......پس واضح ہو گیا کہ یہ گستاخ فرقہ جان بوجھ کر شریعت کو جھٹلاتا اور قصداً و صراحۃً گستاخیاں کرتا؛ معاذ اللہ' شانِ رسالت میں گالیاں دیتا اور دِلوانا چاہتا اور اِس کفر کو بے کراہت جائز بتا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ

مسلمانان اہلسنت سے التماس ہے کہ شان رسالت کے معاملہ میں انتہائی احتیاط سے کام لیں اور مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تینوں کتاب کی اس عبارت کو پیش فرما کر تقاضہ کریں کہ ان کا شرعی حکم بیان فرمایا جائے' یہ لوگ مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اس پر تحریری دستخطی فتویٰ بمہر حاصل کریں' حق واضح ہو جائے گا......!!!

شان رسالت میں تراب الحق صاحب کی دیدہ دلیری ملاحظہ فرمایئے کہ بھارت سے دشنامی فتویٰ منگوا کر سینہ زوری کے ساتھ اس کی تشہیر کی جاتی ہے......جس میں (معاذ اللہ) سسر و داماد کے الفاظ کو شان رسالت میں استعمال کرنا ''بے کراہت جائز'' بتایا گیا' تراب الحق صاحب نے اپنی مرکزی سلطنت والجماعت کے تاج دار سلطنت مفتی اختر رضا خاں ازہری سے بھی گالی کے جواز پر فتویٰ حاصل کر کے اپنی جماعت کے بیباک دریدہ دہن وزیر کبیر المعروف محدث کبیر کے دشنامی فتویٰ کی تشہیر کا مرکزی کردار ادا کیا' جہاں توہین و اہانت کا برملا اعلان کرتے ہوئے خود اس کے گالی ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اس فتویٰ میں لکھا کہ :

''لغت و عرف میں یہ الفاظ (داماد و سسر) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں؛ ہاں! اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

(فتویٰ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ)

حالانکہ خود ناظم تعلیم دارالعلوم امجدیہ **تراب الحق صاحب** قبل ازیں اپنی کتاب اسلامی عقائد میں لکھ چکے تھے کہ :

''ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے' جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو' خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔'' (اسلامی عقائد.....صفحہ 22)

مگر اب حال یہ ہے کہ جسے خود اسلامی عقیدہ کہتے تھے' اب اعلانیہ اس کا انکار کرتے ہیں اور جسے خود کفر کہا کرتے تھے اسے اب اپنا عقیدہ بتاتے ہیں' جس کے خلاف خود اس کا اپنا فتویٰ ہو' اس کے خلاف اب کسی اور فتویٰ کی حاجت بھی کیا ہے.......!!!

ہماری اور ہمارے علمائے اہلسنت کی تو یہ لوگ کیونکر مانیں جو اپنا کہا خود نہیں مانتے'.......اور نیت کو آڑ بنا کر گستاخی کرنا بلا شبہ جائز اور بے کراہت جائز بتائیں.......و العیاذ باللہ رب العلمین ......ایک طرف کہتے ہیں کہ ہاں! اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے......دوسری طرف اسی گالی اور اہانت کو ''بے کراہت جائز'' بتاتے ہیں......و العیاذ باللہ رب العلمین

اور اللہ واحد قہار فرماتا ہے :

''اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں' یہی ہیں ٹھیک ٹھیک کافر۔''

(پارہ 6؛ النساء: 150,151)

مراقبہ رضویہ

تعصب نہ کیجئے تو ہم ایک تدبیر بتائیں؛ ذرا اپنے دل کو خیالاتِ ایں و آں سے رہائی دیجئے؛ اور آنکھیں بند کرکے' گردن جھکا کر' یوں دل میں مراقبہ کیجئے:......کہ گویا یہ سینکڑوں اکابر سب کے سب' ایک وقت میں زندہ موجود ہیں؛ اور اپنے اپنے مراتب عالیہ کے ساتھ ایک مکان عالیشان میں جمع ہوئے ہیں؛......اور ان کے حضور' ان کے دربار عالی وقار میں مسئلہ سسر و داماد پیش ہوا ہے؛ اور اِن سب عمائد (قریباً ہزار سال کے اکابر علمائے اسلام) نے ایک زبان ہو کر بلند آواز سے فرمایا ہے :...... بیشک! ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے' جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو' خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے......کہ یہ دونوں الفاظ (خسر و داماد) اُردو محاورہ میں سب و شتم (گالی گلوچ) کے موقع پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں......کہ ''سسر و داماد'' جیسے عامیانہ الفاظ کی شرعاً ممانعت پر ہم تمام کے تمام کُل علمائے کرام کا اجماع ہے اور جنھوں نے اس مسئلہ کو تفصیل دی اور تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور شرعی فیصلہ سُنایا' اُنہوں نے اسے کفر میں شمار فرمایا......من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ......وہ کون کم بخت ہے جو اسے بلا شبہ جائز کہتا ہے؛ وہ کون بد بخت ہے جو اسے بے کراہت جائز بتاتا ہے......ذرا ہمارے سامنے آئے؛......اس وقت ان صدہا سال کے سینکڑوں اکابر علماء کرام کے شوکت و جبروت کو خیال کیجئے؛......اور اس پندرھویں صدی ہجری کے گنتی کے اِن چند متاخر مولویوں مفتیوں میں ایک ایک کا منہ چراغ لے کر دیکھئے؛ کہ اِن میں سے کوئی بھی اس عالی شان مجمع میں جا کر اُن کے حضور اپنی زبان کھول سکتا ہے!!!......لفظ کو گالی کے لئے رائج مان

کرشانِ رسالت میں گستاخی کرنے والے اِن چند بے شرم متاخر مولویوں مفتیوں کا خلاف'......وہ بھی جب کہ یہاں دیارِ پاک و ہند میں
کسی طرح کا دینی بندوبست و نظام نہ رہا'......اور ہر ایک کو جو منہ میں آئے' بک دینے کا اختیار ملا......!!!

زیادہ دُور نہ جائیں' عہد فاروقی کی شان تو بالا ہے؛......اگر آج فقط اُن فقہائے اندلس کا دَور اقتدار ہی ہوتا'......یا یہ ترابی کبیری
ازہری گستاخانِ بارگاہِ رسالت کا ناپاک ٹولہ اُن فقہائے اندلس کے عہدِ سابقہ میں ہوتا' تو آج مسلمان کتاب الشفاء و تاریخ خِفا میں اِن کی
تکفیر و قتل کی بھی داستان دیکھتے......بلکہ ان اکابر علمائے اسلام کے چاہنے ماننے والے اب بھی ایسا ہی دیکھ رہے ہیں......تاہم ہماری
طرف سوادِ اعظم میں تو شک نہیں......!!!

صد حیف! ہزار افسوس کہ قرن ہا قرن سے علمائے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم' سب معاذ اللہ' خطا کار ٹھہریں؛ اسلام
کو کفر ٹھہرانے والے اور مسلمان کو قتل کروانے والے ٹھہریں؛......اور سچے پکے سُنی بنیں تو اس پندرہویں صدی ہجری کے گنتی کے یہ
چند متاخر مولوی مفتی؛......جنہیں اِس ملک میں احکام اسلام جاری نہ ہونے نے ڈھیلی باگ کر دی......تو اللہ واحد قہار کے عذاب
کا اِنتظار رکھو......!!!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خراج تحسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریمo

خلیفہء مفتی اعظم ہند حضور تاجدار رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اس مسئلہ عظیمہ پر تاجدار انبیاء حضور صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و ناموس اقدس کی محافظت میں سلسلہ
تصانیف قائم فرمایا اور یکے بعد دیگرے دس مستقل تصانیفِ حنیفہ تحریر فرما کر احقاقِ حق و ابطال باطل کا شرعی فریضہ انجام دیا
' اور قرآن مجید کی متعدد آیات کریمہ اور ہزار رسالہ معتمد و مستند نصوصِ جلیلہ و دلائل قاہرہ سے اتمام حجت فرما کر اس پرفتن وقت
میں مسلمانان اہلسنّت کی مشکل کشائی فرمائی اور اجماع اہلسنّت جمع فرما کر دشمنانِ دین و ایمان کی رگ گردن قطع فرما دی۔

ابتداء معرکہ ناموس رسالت کے جہد مسلسل میں مورخہ 3/ اکتوبر 2002ء سے تادمِ حیات 28/ اگست 2005ء
یعنی قریباً 35 مہینے مسلسل قیامت برپا رکھی کہ جس کی ہیبت و صولت فاروقی نے ان تمام دشمنان دین و ایمان کو بے نقاب
کر کے عاجز و ساکت کیئے رکھا۔

اس معرکہ ناموس رسالت میں حضور تاجدار رضویت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ تصانیف میں پہلا رسالہ عجالۂ ایمان کا اُجالا بنام 'نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" 3/ اکتوبر 2002ء کو جلوہ گر ہوا۔

اس رسالہ عجالہ کی اشاعت کے نویں مہینہ مورخہ 5 ربیع الآخر 1424ھ کو مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کی طرف سے مع دستخط ومہر 17 عدد مفتیوں کی گواہی کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا کہ :

مفتی اختر رضا خاں صاحب ازهری کی طرف سے اعلان !

"**نوٹ**: آج کل حضور تاج الشریعہ کی طبیعت علیل ہے' داہنی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے' ڈاکٹروں نے سختی کے ساتھ لکھنے پڑھنے سے ممانعت کی ہے' نہایت ضروری استفتوں کے جوابات سن کر املاء کراتے ہیں۔ لہٰذا جب آپ کی طبیعت صحیح ہو جائیگی تو کتاب 'نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر **تبصرہ** فرمائیں گے۔"

(فتویٰ بریلوی' ربیع الآخر 1424ھ)

(مہر دارالافتاء بریلی)......(مہر اختر رضا ازہری)......(دستخط ازہری)

عکس فتویٰ بریلی مع دستخط و مہر

نوٹ:- آج کل حضور تاج الشریعہ کی طبیعت علیل ہے داہنی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے ڈاکٹروں نے سختی کے ساتھ لکھنے پڑھنے سے ممانعت کی ہے نہایت ضروری استفتوں کے جوابات سن کر املا کراتے ہیں لہٰذا جب آپ کی طبیعت صحیح ہو جائے گی تو کتاب "نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ" پر تبصرہ فرمائیں گے فقط۔

قال بفمہ وامر برقمہ فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

کتبہ محمد مظفر حسین قادری رضوی
مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۵ ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
محمد مسعود رضا قادری غفرلہ
مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

مگر مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کی صحت تاب نہ لاسکی اور یہاں تک کہ سلسلہء تصانیف کی تعداد......دس عدد تک پہنچ گئی......!!!
تلک عشرۃ کاملۃ

الغرض رسالہ عجّالہ ''نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کے جلوہ گر ہوتے ہی نور حق کی تابشوں سے دنیا سنّیت جگمگا اُٹھی اور باطل دنیا کانپ اُٹھی......دشمنان بارگاہ رسالت کی امیدوں پر اوس پڑ گئی' ایسی گھبراہٹ پڑی کہ دشمنان دین وایمان کی صفوں میں بھگدڑ پڑ گئی......سپاہ رضویت کا وہ بہادر کمانڈر' محمدی کچھار کا شیر نا ہر گرجتا رہا' دشمنان دین کو للکارتا رہا' یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے متعدد اشتہار اور دس عدد مستقل تصانیف حنیف سے ضرب کاری لگاتا رہا......
مگر' کسی کو بھی ہمت نہ پڑی کہ کسی ایک تصنیف کا جواب لاتا اور مقابل آتا......یا ''**تبصرہ**'' کرتا۔
جب تک وہ شیر رضویت میدان میں رہا' تا دم حیات کسی کو طاقت وہمّت و جراٗت نہ ہوسکی' اس کے سامنے سب کے پھیپھڑے کانپتے اور کلیجے لرزتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے سلسلہء تصانیف کی تیسری کڑی' کتاب مستطاب'' آیۃ من آیات الاسلام فی کلام فقہاء الاعلام ''المعروف''ھدایت المسلمین ''میں رضوی للکار کے وقار کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ :

''بحمدہ تعالیٰ اب تک وہ کتاب''نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''
لا جواب ہے جس کا انشاء اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے حواریوں سے کوئی جواب نہ بن پڑے گا'
والحمدللہ رب العلمین''

(ھدایت المسلمین؛صفحہ:40)

''ھدایت المسلمین '' کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ تراب الحق صاحب نے جب اپنی ناؤ ڈوبتے دیکھی اور کوئی چارہ نظر نہ آیا تو لانڈھی میں دو تقریریں کرکے اَن گنت افراد کو اپنی گستاخی کا گواہ بنالیا' اس کتاب مستطاب میں اِن دونوں تقریروں کی دھجیاں اُڑا کر انہیں مزید بے نقاب کیا گیا ہے......پس! وہ دن ہے اور آج کا دن! تراب الحق صاب کو نہ اس موضوع پر تقریر کی جراٗت ہوئی اور نہ ہی وہ آج تک اس کتاب کا جواب ہی پیش کرسکے.............!!!
نیز اس سلسلہ کی چوتھی کڑی'' الحجۃ القاھرہ فی اقوال الطاھرہ '' کی اشاعت کے بعد خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدار رضویت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کی خدمت میں مکتوبِ اوّل 12 نومبر 2003ء

میں تحریر فرما کر بذریعہ کوریئر سروس روانہ فرمایا۔

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوبِ اوّل کے جواب کا دو ماہ تک انتظار فرمایا مگر نہ جواب آیا نہ حسبِ وعدہ تبصرہ؛ اور مفتی اختر رضا خاں صاحب از ہری نے اپنے ساتھ اپنے مصدقین کو بھی پشیماں رکھا۔

مگر شیرِ رضویت ابھی ناامید نہ ہوا تھا لہٰذا دوسرا مکتوب 14 جنوری 2004ء کو بذریعہ فیڈکس کوریئر سروس روانہ فرمایا' جس کی وصولیابی کی تصدیق بذریعہ انٹرنیٹ سروس موصول ہوگئی' مگر حسبِ سابق اس دوسرے مکتوب کا جواب بھی نہ آیا......!

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِن خطوط کا تذکرہ کرتے ہوئے تبصرہ فرمایا کہ :

> ''فقیر کی کتاب پر لب کشائی یا خامہ فرسائی کا ابھی تک کوئی نشان نہیں ملتا' البتہ فقیر نے دو عدد خطوط آپ کے تاج الشریعہ کی خدمت میں ارسال کئے' پہلا خط جو چند سطروں پر مشتمل تھا وہ 12 نومبر 2003ء کو تحریر کیا گیا اور دوسرا خط 19 جنوری 2004ء کو آپ کے تاج الشریعہ کی خدمت میں باریابی سے مشرف ہو چکا ہے' جنوری 2004 تا اواخر فروری 2005 ہو رہا ہے' ابھی تک کسی کا کوئی جواب بروئے صواب عالَم وجود میں نہ آیا اور آپ کے تاج الشریعہ کراچی تشریف لائے اور خاموشی سے واپس تشریف لے گئے' اس مسئلہ پر کوئی کلام تو کجا سخن بھی نہ فرمایا' اور ابھی حال ہی میں دوبارہ پھر کراچی تشریف لائے اور ساتھ میں محدث کبیر صاحب بھی تشریف لائے اور خاموشی سے گزر گئے' تو جواب کی کیا امید کی جا سکتی ہے۔!!!'' (حسام الابرار؛ صفحہ 199)

دونوں مکتوب اور عکس کنفرمیشن وصولیابی مکتوب' کے لئے ملاحظہ فرمایئے پانچویں تصنیف' بنام ''اتمام حجت (المعروف) جواب الفتاویٰ''......اور اس کتاب میں فرق باطل کے تمام ناپاک فتووں کا دنداں شکن جواب ملاحظہ فرمایئے' وہ جواب جو کہ اب تک لاجواب ہے......!!! فالله الحمد

حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جدید فرقہ اور اس کے پرستار تراابی کبیری از ہری' پاک و ہند کے اِن تمام مفتیوں' تمام حمایتیوں کو اپنے **چیلنج** میں للکارتے ہوئے اعلانیہ

فرمایا کہ :

''﴿چیلنج﴾اے سلطانی وفادارو! بحمدہٖ فقیر نے تمہارے سارے فتووں کا جواب لکھ دیا'......اب تم اپنے تمام حمایتیوں کو بلالو! اگر چہ وہ ہند میں ہوں یا پاکستان میں! اگر وہ نہ آسکیں تو ہمارا ''جواب الفتاوی'' ہی لے کر سب کے پاس ایک ایک نسخہ بھیج دو اور ان سے کہو کہ :

سب مل کر اس کا جواب لکھ دیں......اور یہ ثابت کریں کہ جو الفاظ اہانت اور دشنام کے لئے رائج ہیں ان کا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرنا معاذ اللہ بے کراہت جائز ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین'' (حسام الابرار؛ صفحہ 199)

یہاں تک کہ اسی سلسلہ تصانیف میں اپنی چھٹی تالیف منیر ''تنویر الابصار علیٰ ردِ توبۃ والافکار'' میں بھی تحدیثِ نعمت اور شانِ رضویت کے وقار و افتخار کے ساتھ اپنی تصنیف ''نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' ہی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ :

''جو حلقہ اہلسنّت میں قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی' بحمدہٖ اب تک وہ لا جواب ہے۔''

(صفحہ 5' مطابق یکم جولائی 2004ء)

؎ یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے یہ وار وار سے پار ہے

مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری کے ''اعلانِ تبصرہ کے دعویٰ خام'' کے بعد بھی حضور تاجدارِ رضویت رضی اللہ تعالیٰ عنہ 27 مہینے حیات رہے مگر تبصرہ کا ''ت'' بھی وجود میں نہ آسکا' جبکہ دوسری طرف ''ث'' کی تجلیات و تابش ملاحظہ فرمایئے کہ (ث) تلک عشرۃ کاملۃ ؛......!!!

دس عدد تصانیفِ حنیف نے عالمِ شہود میں جلوہ فرما ہو کر مسئلہ مذکورہ پر ضخیم ذخیرۂ عظیمہ جمع فرما دیا......اور اس معرکہ کی دسویں اور آخری کتاب مستطاب......''حسام الابرار علیٰ رؤس الاشرار'' نے اتمامِ حجت کی سنہری تاریخ رقم کر دی۔

تکفیرشرعی

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دلائل میں قرآن حکیم کی آیات متکاثرہ، امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودات فاخرہ، اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات ذاخرہ، قریباً ہزار رسالہ اجماع ملّت طاہرہ، اپنی دس عدد تصانیف قاہرہ میں جمع فرما کر روزِ روشن کی طرح واضح فرمادیا کہ یہ جدید فرقہ درحقیقت سواد اعظم سے قطعاً جدا، جدید فرقہ باطلہ ہے۔مزید براں سلسلہ تصانیف قاہرہ قائم فرما کر 35 مہینے کی مہلت کاملہ کے بعد اپنی دسویں اور آخری تصنیف مبارکہ میں تکفیر شرعی کا منصبی فریضہ ادا فرماتے ہوئے فیصلہ شریعہ سنایا۔

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس جدید فرقہ اور اِس کے پرستار ترابی کبیری ازہری، پاک و ہند کے اِن تمام دشنام طراز گستاخ مفتیوں کی تکفیر شرعی کا منصبی فریضہ ادا کرتے ہوئے اعلانیہ فرمایا کہ :

> ''ہم حنفی ہیں، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد، ہم ان کی تقلید صرف اعمال میں کرتے ہیں، عقائد میں ہرگز نہیں کرتے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر پر مدار ایمان ہے، اس میں ہم کیونکر کسی غیر کی اقتدا کریں گے یا اس کا فیصلہ قابل قبول جانیں گے...... جب ہم عقائد کے مسائل میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی نہیں کرتے، حکم نہیں مانتے، صرف فروعی مسائل شرعیہ میں ان کی پیروی کرتے ہیں، تو یہ مبارکپوری اور بریلی والے اختر میاں وغیرہ کس گنتی میں ہیں، تم ان کو نبی و رسول مانا کرو، العیاذ باللہ تعالیٰ۔ **ہمارے نزدیک اب تو یہ مسلمان بھی نہ رہے** ، چہ جائیکہ معاذ اللہ......! ہم ان کی بات وہ بھی ضروریات دین مسائل عقائد میں حاشا کلا، ہرگز قابل قبول نہیں ہے، تمہارے لئے یہ نبی و رسول ہونگے ہمارے لئے نہیں۔''
>
> (حسام الابرار، صفحہ 197-198)

.........''مسئلہ کوئی جائز و ناجائز یا حرام وحلال کا نہ تھا، بلکہ کفر و اسلام کا مسئلہ تھا، حضور اکرم سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان اور دین وایمان کا مسئلہ ہے' اگر وہ تمہارے لئے تاج الشریعہ یعنی شریعت کے تاجدار' اور ان کا تمہاری شریعت پر راج' تو ہم کو اس سے تو علاقہ نہیں۔ ہمارے لئے شریعت کے تاجدار تو نبی الانبیاء حبیب کبریا سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعٰلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔'' (ایضاً؛صفحہ 196) ......

......''مسلمانوں کو لازم ہے کہ ائمہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے جن لوگوں کی تکفیر فرمائی اور لکھ دیا کہ جو ان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے' تو ہرگز ہرگز ان کے کفر وعذاب میں شک نہ لائیں' مسلمان جاننا اور کافر نہ سمجھنا تو بڑی بات ہے جب کہ ان کے کفر میں شک کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے' تو ان کے کفر میں ہرگز شک نہ لائیں اور اپنے دین وایمان کو بچائیں۔''

(حسام الابرار؛صفحہ 124)......ملخصاً

چیلنج

حضور تاجدارِ رضویت مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جدید فرقہ اور اِس کے پرستار ترابی کبیری ازہری' تمام مفت کے مفتیوں' تمام حمایتیوں کو اپنے **چیلنج** میں للکارتے ہوئے اعلانیہ فرمایا کہ :

''وادعوا شھداء کم ان کنتم مسلمون؛

تم سارے فرق جدیدہ' ترابی اور کبیری اور ان کے پرستار مفتیوں مولویوں اور تمام حمایتیوں کو بلالو اور اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو؛

ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین''

(حسام الابرار؛صفحہ 76)

اور یہاں تک کہ وہ سنّیت کا چاند' رضویت کا آفتاب مورخہ 28 اگست 2005ء مطابق 23 رجب المرجب 1426ھ کو بوقت مغرب شانِ رضویت کے فخر ووقار کے ساتھ غروب ہوا۔

حضورِ تاجدارِ رضویت مفتی عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ترکہ میں عالمِ سنّیت و رضویت کیلئے سربلندی فتح کے اس پرچم حق رقم کو چھوڑا' جو آج بھی کامل آب و تاب کے ساتھ لہرا رہا ہے۔

یہ آپ کے قلمِ حق رقم 'خنجرِ خونخوار برق بار کا وقار اور فتح عظیم کا نشانِ اعظم ہے کہ آپکا پرچمِ حق رقم آج بھی دشمنانِ دین و ایمان کو عاجز و ساکت کیئے ہوئے ہے۔

ہم تمام مسلمانانِ اہلسنّت و محبّانِ بارگاہِ رضویت...... !

حضورِ تاجدارِ رضویت الشاہ مفتی محمد عبدالوہاب خاں صاحب القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم حق رقم کو معرکہ ناموسِ رسالت کی اِس عظیم الشان فتح و نصرت پر تہہِ دل سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں؛ فاللہ الحمد

واللہ یقول الحق ویھدی السبیل وحسبنا اللہ و نعم الوکیل وصلی اللہ علی السید الجلیل

واٰلہ وصحبہ اولی التبجیل اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین

فقیر محمد کامران عالم خاں القادری الرضوی عفی عنہ

مؤرخہ ۲۲؛ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ مطابق ۶؛ اگست ۲۰۰۷ء